

چونکہ مؤلف زبان ترکی سے واقف ہیں، اور ترکی قوم کے سو لھویں صدی مسیحی کے طبقے شاعر امیر علی شیرنوائی پر مقابلہ لکھنے پر استبول یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ ڈگری حاصل کر چکے ہیں! اس لئے یہ لکھنے کی صورت نہیں کہ اس کتاب میں ترکی ناموں اور ان کے صحیح تلفظ کی صحت کا خیال رکھا گیا ہے۔

۱۔ موصوف کی وہ تقریبیں جو کہ اپنی یونیورسٹی میں ترکوں کو تاریخ پڑھانے کے لئے تیار کی گئی تھیں، اور کتاب میں شامل کرنی گئی ہیں۔ اس طرح یہ کتاب طلباء نیز اساتذہ کے لئے بحید کار آمد و معینہ سمجھی جائے گی  
بر صغیر ہندوپاک کو ترکوں سے ہمیشہ لگاؤ رہا ہے۔ جنگ عظیم سے پیشہ اور بعد میں بھی اس کا اثر جانین پر نہایت گہرا ہے۔ ان تعلقات پر مسترد آج حکومت پاکستان اور جمہوریت ترکی کے درستنانہ روایط روز افسزوں ہیں۔ بنا بری ان کی تاریخ کامطالعہ ہمارے لئے ناگزیر ہے، اور لائق مؤلف ہر طرح کی تہذیت و تحسین کے لائق ہیں کہ انھوں نے ملک کو قابل احترام ترک بھائیوں کی صحیح تاریخ سے روشناس کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور نہایت تحقیق و تدقیق سے کام لیا ہے۔  
کتابت کی بعض علطاں امید ہے کہ دوسری طباعت میں دُور کردی جائیں گی۔

### اسلامی تعلیمات

(عقائد و مسائل) اذ مولانا فاضل سید عبد الحجی چن پیر الہامی، قیلو اکیڈمی علوم اسلامیہ، ناشر جامعہ اسلامیہ بہاول پور۔

صفحات ۳۴۳ - قیمت چار روپے

مولانا فاضل چن پیر ساکن جوہریاں کی یہ کتاب درحقیقت اکیڈمی علوم اسلامیہ کو سڑک رجن کی ترقی یافتہ شکل جامعہ اسلامیہ بہاول پور ہے) کی یاد گارہے۔ اس کتاب میں کوشش کی گئی ہے کہ زندگی کے روزمرہ مسائل اور عالم اسلامی عقائد کو اختلافات سے بچتے ہوئے عام فہم اردو زبان میں واضح طور پر بیان کر دیا جائے۔ اردو زبان میں ایسی کتابوں کی کمی نہیں۔ مولانا اشرف علی تھانوی، مفتی کنایت اللہ اور مولانا عبد الشکر لکھنؤی کی کتابیں اسلامی تعلیمات کی توضیح پوجہ احسن کرتی ہیں، البتہ یہ کتابیں ہر جنگ بسہولت دستیاب نہیں ہوتیں اور نہ یہ ممکن ہے کہ ہر کتاب ہر جگہ باسانی مل جائے۔ اس لئے اس مختصر اور معینہ کتاب کی تالیف لائق تحسین ہے۔

اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ عام فہم زبان میں عقائد، عبادات، معاملات، آداب و حقوق،

قصوف و احسان اور اخلاق و آداب کے مضامین قرآن پاک اور احادیث شریفہ کی روشنی میں اختصار کے ساتھ بیان کر دیئے گئے ہیں۔

مولانا چن پیر صاحب حولیاں (ضلع ہزاری) کے پرانے بااثر خطیب ہیں۔ ان کے عقظ و پند اور عبارت دریافت نیز اخلاق و عادات کا لوگوں پر طرااثر ہے۔ یہ کتاب ان کے حُنِ عمل، حُنِ خدمت، نیز حُنِ نیت کی شاہد عادل ہے۔

بہرچنڈ کا ایسی کتاب اتنے مختلف النوع مضامین کا مفصل چڑھنیں اتار سکتی، اور نہ یہ ایک مٹھوس بخیجہ علمی کارنامہ سمجھی جاسکتی ہے۔ پھر بھی مکمل اوقاف کی عموماً اور اکیڈمی کی خصوصاً علمی کوششوں کی آئینہ دار ہے۔ اور عام خطباء مساجد کے لئے جن میں الکریم حضرات محمد و علیم رکھتے ہیں، یہ کتاب یقیناً معینہ ثابت ہوگی۔ اور جامعہ اسلامیہ کے نریں درجات میں نصاب کے کام بھی آسکتی ہے۔ نیز ائمہ مساجد کے لئے ہر دوری روزمرہ کے مسائل اور دعاوں کی تعلیم دینے کے لئے رہنماؤں کا یہ کتاب اسہولت دے سکتی ہے۔

آج کل جبکہ مذہبی علوم کا نقدان ہے، اور مشرعی امور میں فتویٰ صادر کرنے کی وبا عام ہو چکی ہے۔ اسلامی تعلیمات کی اشاعت قابل صد افرین ہے کہ ایسی کتاب کی اشاعت درحقیقت حکومت پاکستان کے مساعی جیل اور دنیوی و ملی نصب العین کی تکمیل و ادائیگی میں بے حد مدد و معاون ثابت ہوگی۔

بنابریں اسلامی تعلیمات کے نشوء اشاعت پر نہ صرف جامعہ اسلامیہ بلکہ مکمل اوقاف، مغربی پاکستان اور خود حکومت پاکستان مستحق تحریک و تہنیت ہے کہ ان کی توجہ اور اہتمام سے یہ کتاب ظاہری اور معنوی خوبیوں کے ساتھ زیور طبع سے آزادتہ ہوئی اور عام مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات سے مستند طریقے پر سہرا و رہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔

ایدی ہے کہ جامعہ اسلامیہ بہاول پور کے مفید علمی تاشیع عام مسلمانوں کی تعلیم و راہنمائی کے لئے مزید اشاعت پذیر ہوں گے کہ لوگ دنی اور آخری سعادات و برکات زیادہ سے زیادہ حاصل کر سکیں۔

کاغذ و طباقفات کی عمرگی کے باوجود کتاب کی میمت نہایت مناسب رکھی گئی ہے۔

(معصومی)